نیکیاں چھپائیے...!

25-November-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

25 نومبر، 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

نیکیاں چھپایئے...!

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... اللہ والوں کی ایک پاکیزہ عادَت

✿... ریاکاری دَجّال کے فتنے سے زیادہ خطرناک ہے

✿... قیامت پر ایمان رکھنے کے دو تقاضے

✿... نیکیوں کے اِظْہار سے بچنے کے دو طریقے

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف کا معنیٰ ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی۔ نِیَّت دِل کے ارادے کو کہتے ہیں، جب بھی مسجد میں حاضِری ہو، دِل میں ارادہ رکھ کر زبان سے بھی اعتکاف کی نِیَّت کر لیا کیجئے! اس کے کے 2 فائدے ہوں گے: **اَوَّل** یہ کہ جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لینے کا **دوسرا فائدہ** یہ ہو گا کہ یہ سب کام (یعنی مسجد میں کھانا، پینا، سونا وغیرہ) بھی جائز ہو جائیں گے۔

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا، جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے رہیں گے۔[1]

عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی | گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا درود اس نے کبھی | یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ... معجم اَوسط، جلد: 1، صفحہ: 497، حدیث: 1835۔

2 ... سامانِ بخشش، صفحہ: 93-94 ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیتیں:

حدیثِ پاک میں ہے:اَلنِّيَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ یعنی اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔(1)

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عَمَل کا ثواب بڑھ جاتا ہے، آیئے! بیان سننے سے پہلے بھی کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجہ سے بیان سُنوں گا ❁ بیان سُن کر اس پر عمل کی کوشش کروں گا ❁ جو سنوں گا، دوسروں تک پہنچا کر عِلْمِ دین پھیلانے کا ثواب کماؤں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

تیسری صدی ہجری کے ایک بزرگ ہیں: حضرت اسماعیل بن نُجَید نیشاپُوری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه۔ آپ اپنے دور کے بہت بڑے امام، مُحَدِّث، زاہد اور صُوفی بزرگ تھے، آپ حضرت ابوعثمان حِیری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کے مرید تھے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ کے پِیر صاحب حضرت ابوعثمان حِیری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه نے اپنے مُرِید کامِل حضرت اسماعیل بن نُجَید رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کو راہِ خُدا میں صدقہ کرنے کی ترغیب دلائی، حضرت اسماعیل نُجَید رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه نے فوراً ہی 2 ہزار دِرہم (چاندی کے سکّے) حاضِرِ خِدمت کر دیئے۔ شیخ ابوعثمان حِیری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه اپنے مرید کامِل کی سخاوت سے بہت خوش ہوئے، لوگوں کو اس بات کا پتا چلا تو انہوں نے بھی خُوب تعریف کی۔ حضرت اسماعیل بن نُجَید رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه نے جب دیکھا کہ میرا نیک عَمَل ظاہِر ہو گیا ہے اور لوگ میری تعریفیں کر رہے ہیں تو آپ کو دِلی صدمہ ہوا، چنانچہ آپ اپنے پِیر صاحب کی خِدمت میں حاضِر ہوئے اور لوگوں کے سامنے عرض کیا: عالی جاہ! میرا مال مجھے واپس لوٹا دیجئے، میں ابھی راہِ خدا

---

(1)...مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

میں خرچ نہیں کرنا چاہتا۔ پیر صاحب نے سارے دِرہم واپس لوٹا دیئے۔ لوگوں نے جب یہ عجیب معاملہ دیکھا تو وہ حضرت اسماعیل بن نُجَید رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کو بُرا بھلا کہنے لگے (کہ کیسا شخص ہے، راہِ خُدا میں رقم دے کر واپس لے لی ہے)۔ حضرت اسماعیل بن نُجَید رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه نے لوگوں کی ان باتوں کی کوئی پروانہ کی اور رقم لے کر گھر چلے گئے۔ جب رات ہوئی اور حضرت عثمان حِیری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه تنہائی میں تشریف لے گئے تو اب مُریدِ کامل حضرت اسماعیل بن نُجَید رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه پیر صاحب کی خِدمت میں حاضر ہوئے اور وُہی 2ہزار دِرہم پیش کر کے عرض کیا: عالی جاہ! یہ 2 ہزار دِرہم ہیں، آپ نے جس دِینی ضرورت پر خرچ کرنے ہیں، چھپا کر خرچ کر دیجئے، میرا نام کسی پر ظاہِر مت ہونے دیجئے گا۔ حضرت عثمان حِیری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه نے اپنے مُریدِ کامل کی یہ بات سُنی تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا: اے اسماعیل! تیری ہِمَّت کو سلام ہو...![1]

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ | گناہوں سے ہر دَم بچا یااِلٰہی!
مِرا ہر عَمَل بَس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یااِلٰہی!
عِبادت میں گزرے مری زندگانی | کرم ہو کرم یاخُدا یااِلٰہی! [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ والوں کی ایک پاکیزہ عادَت

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین نیک اَعمال میں اِخلاص کا کس قدر لحاظ رکھا کرتے تھے! یہ پاکیزہ لوگ اپنی نیکیاں چھپانے کا کس قدر جذبہ رکھتے تھے!

---

1 ...تاریخ الاسلام، جلد:8، صفحہ:525۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

ہماری نیکی ظاہِر ہو جائے، لوگ تعریفیں کرنے لگیں، واہ واہ ہونے لگے، بھرے مجمع میں اِعْلان ہو جائے کہ فُلاں صاحِب نے اتنی رقم راہِ خُدا میں صدقہ کی ہے، سوشل میڈیا پر وائرل ہو جائے، اخبار میں اشتہار لگ جائے تو ہمیں خُوشی ہوتی ہے، ہم پھولے نہیں سماتے مگر قربان جایئے! ان نیک اور پاکیزہ لوگوں کی سوچ پر، ان کی ہمّت پر، ان کے اِخْلاص پر، یہ لوگ خالِص اللہ پاک کی رِضا کے لئے نیکیاں کیا کرتے تھے، اَوَّل تو نیکی ظاہِر ہی نہیں ہونے دیتے تھے، پھر اگر اپنی کوشش کے بغیر، کسی وجہ سے نیکی ظاہِر ہو جاتی تو انہیں صدمہ ہوتا تھا، دُکھ ہوتا تھا کہ ہماری نیکی ظاہِر کیوں ہو گئی، ہم تو اللہ پاک کی رِضا چاہتے ہیں، یہ لوگوں کی تعریفیں، واہ وا، ہماری نیک نامی کہیں ہماری نیکی کا بدلہ نہ بن جائے۔

راتیں زاری کر کر روندے | نیند اکھیں دِی دھوندے
فَجْرِیں اَو گنہار کہاندے | سب تھیں نیوے ہوندے

وضاحت: یعنی یہ ایسے نیک بندے ہیں کہ ان کی راتیں بارگاہِ اِلٰہی میں آنسو بہاتے گزرتی ہیں، جس سے ان کی نیند اُڑ جاتی ہے، اس کے باوُجود صبح ہوتی ہے تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر گنہگار تصوُّر کرتے ہیں۔

یہ ہے اللہ والوں کی شان...! اللہ پاک اپنے ان نیک لوگوں کا صدقہ ہم گنہگاروں کو بھی اِخْلاص کی دولت عطا فرما دے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

دے حُسنِ اخلاق کی دولت | کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا | یااللہ! مری جھولی بھر دے [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 123۔

نیکیاں چُھپانے سے کیا مُراد ہے؟

اللہ پاک کے کامِل ولی، قرآنِ کریم میں جن کے عِلْم اور حِکْمت کا بیان ہے یعنی حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ قرآنِ کریم، پارہ:21 میں ان کے نام کی ایک پُوری سُورت ہے: **سورۂ لقمان**۔ حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: **بیٹا! رِیاکاری یہ ہے کہ تم نیکی کا بدلہ دُنیا ہی میں طلب کرو حالانکہ نیک لوگ آخرت کے لئے نیکیاں کرتے ہیں۔** بیٹے نے عرض کیا: ابّا جان! ریاکاری کا عِلاج کیا ہے؟ فرمایا: **نیکیوں کو چُھپانا**۔ بیٹے نے پھر عرض کیا: نیکیوں کو کیسے چھپایا جاسکتا ہے؟ بیٹے کے اس سُوال کے جواب میں حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دو باتیں ارشاد فرمائیں:

(1): فرمایا: وہ نیکیاں جن کا اِظْہار ضروری ہے، **ان میں اِخْلاص کے ساتھ داخِل ہوا کرو**

وضاحت: جیسے فرض نماز ہے، یقیناً یہ بہت بڑی نیکی ہے مگر یہ نیکی ہم چھپ کر نہیں کر سکتے کیونکہ فرض نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کرنا واجِب ہے۔ اسی طرح حج ہے، عمرہ ہے، یہ بھی بہت اعلیٰ نیکیاں ہیں لیکن ظاہِر ہے حج کرنے جائیں گے تو لوگوں کو تو پتا چل ہی جائے گا، لہٰذا ایسی تمام نیکیاں جن کا اِظْہار ضروری ہے یا جو نیکیاں چھپ کر کی ہی نہیں جاسکتیں، ایسی نیکیاں صِرْف وصِرْف اللہ پاک کی رِضا کے لئے کی جائیں، ان میں واہ واکی، تعریف کی خواہش دِل میں نہ رکھی جائے، **اس طرح کی نیکیوں میں اسی کو نیکیاں چھپانا کہا جائے گا۔**

(2): دوسرے نمبر پر حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **وہ نیکیاں جو چھپ کر کی جا سکتی ہیں (جیسے تہجد ہے، نفل نمازیں ہیں، صدقہ وخیرات ہے) ایسی نیکیوں میں کوشش کرو کہ اللہ پاک کے سِوا کسی کو ان کی اِطّلاع نہ ہونے پائے اور اگر کوئی ایسی نیکی لوگوں پر ظاہِر**

ہو جائے تو اُسے اپنی نیکیوں میں شُمار ہی نہ کیا کرو...![1]

عطا کر دے اِخلاص کی مجھ کو نعمت | نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُورۃُ الْکَھْف کی ایک آیت کی وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! قرآنِ کریم سے آیتِ کریمہ کا ایک حصہ اور اُس کی مختصر وضاحت سننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ پارہ:16، سُوْرَۃُ کَھْف، آیت:110 میں ہے:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

ترجمہ: تَو جو اپنے رب سے ملاقات کی اُمّید رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

فرشتوں کی دُعائیں حاصِل کرنے کا آسان عَمَل

یہ سورۂ کہف کی آخری آیت کا حصہ ہے، اسلام کے دوسرے خلیفہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اس کو پڑھے، اُس کے لئے مقامِ عدن سے مکہ مکرمہ تک نُور بلند کیا جائے گا، فرشتے اس نُور کو گھیرے ہوتے ہیں[2] اور پڑھنے والے کے لئے رحمت اور مغفرت کی دُعا کرتے ہیں۔[3]

---

1 ... تفسیرِ قرطبی، پارہ:5، سورۃ النساء، زیرِ آیت:36، جلد:3، صفحہ:110۔
2 ... مسندِ بزار، جلد:1، صفحہ:421، حدیث:297۔
3 ... تفسیرِ قرطبی، پارہ:16، سورۂ کہف، زیرِ آیت:110، جلد:5، صفحہ:306

سُبْحٰنَ اللہ! فرشتوں کی دُعائیں حاصِل کرنے کا کیسا آسان عَمَل ہے، یہ آیتِ کریمہ چند سیکنڈ میں پڑھی جاسکتی ہے اور فضیلت کیا ہے؟ پڑھنے والے کے لئے نُور بلند کیا جائے گا اور فرشتے اس کے لئے رحمت و مغفرت کی دُعا کریں گے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! شجرہ عالیہ قادریہ، رضویہ عطاریہ میں بھی اس آیت کا وِرْد شامِل ہے، شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ اَوْراد و وَظائف کا مختصر مجموعہ ہے، اس میں سوتے وقت کے سات اَعْمال میں سے پانچواں عَمَل ہے: (سوتے وقت) سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آخری 4 آیات (پڑھئے!) فضیلت: رات میں یا صبح جس وقت جاگنے کی نیت سے پڑھیں گے، آنکھ کھلے گی (اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!)۔[1]

اللہ پاک ہم سب کو قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنے، سمجھنے، اس پر عمل کرکے دُنیا و آخرت کی برکتیں سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یااِلٰہی! گُناہوں سے مجھ کو بچا یااِلٰہی!
دے شوقِ تِلاوت، دے ذوقِ عِبَادت رہوں باوُضُو میں سدا یااِلٰہی![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیتِ کریمہ کا شانِ نزول

پیارے اسلامی بھائیو! سُورۂ کہف کی آخری آیت کا جو حصہ ابھی ہم نے سننے کی سَعَادت حاصِل کی، اس کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوا اور عرض کیا: یارسولَ اللہ

1 ... شجرہ عطاریہ، صفحہ:32۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:102 ملتقطاً۔

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اللہ پاک کی رِضا کے لئے نیک اَعْمال کرتا ہوں اور اس میں میری نیت صِرف اللہ پاک کی رِضا ہی کی ہوتی ہے مگر جب میری نیکی ظاہِر ہو جاتی ہے، لوگوں کو میرے نیک اَعْمال کا پتا چل جاتا ہے تو میں خُوش ہوتا ہوں (کہ واہ! میری نیکیوں کی وجہ سے لوگوں میں میرا مقام اور میری عِزّت بڑھ رہی ہے)۔ اس وقت یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی،[1] اور ارشاد ہوا:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

(پارہ:15، سورۂ کہف:110)

ترجمہ: تو جو اپنے رب سے ملاقات کی اُمّید رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

قیامت پر ایمان رکھنے کے 2 تقاضے

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر وہ شخص جو قیامت پر ایمان رکھتا ہے، جسے یقین ہے کہ ایک دِن یہ دُنیا فنا ہو جائے گی، جس کا ایمان ہے کہ اللہ پاک مخلوق کو دوبارہ زِندہ فرمائے گا، قیامت قائِم ہو گی، تمام مخلوق کو میدانِ محشر میں جمع کیا جائے گا، سب اگلے پچھلے اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہوں گے، جو جنّت کو مانتا ہے، جو جہنّم کے عذابات پر یقین رکھتا ہے، جو دِل سے اِقْرار کرتا ہے کہ روزِ قیامت اَعْمال کا حِسَاب لیا جائے گا، نیک لوگوں کو اللہ پاک کی رحمت سے جنّت میں داخِلہ نصیب ہو گا اور گنہگار جن پر اللہ پاک کا غضب ہو گا، وہ جہنّم کے دردناک عذاب میں گرفتار ہوں گے، جو شخص اس سچے عقیدے پر پختہ ایمان رکھتا ہے، جو روزِ قیامت شرمندگی سے بچنا چاہتا ہے، جو جنّت کا اُمّید وار اور جہنّم سے آزادی کا طلب گار ہے، اس کا یہ اِیمان، اُس کی جنّت میں جانے کی اُمّید یہ تقاضا کرتی ہے

1... تفسیرِ قرطبی، پارہ:16، سورۂ کہف، زیرِ آیت:110، جلد:5، صفحہ:305۔

کہ وہ بندہ 2کام کرے:

نمبر1:

فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا (پارہ:15، سورۂ کہف:110) ترجمہ: اسے چاہئے کہ نیک کام کرے

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ پاک رَحْمٰن ہے، اللہ پاک رَحِیم ہے، اللہ پاک بخشنے والا، بہت مہربان ہے مگر اللہ پاک کی رَحْمت پر اُمِّید کا بہانہ بنا کر گُناہوں پر دلیر ہو جانا، نیکیوں سے دِل چُرانا رحمتِ اِلٰہی پر اُمِّید نہیں بلکہ یہ ایمان کے تقاضے کی خِلاف ورزی ہے۔

عمل سے زِندگی بنتی ہے، جنّت بھی جہنّم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نُوری ہے نہ ناری ہے

انسان اپنی اَصْل میں نہ فرشتہ ہے، نہ شیطان، انسان کے اَعْمَال فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ جنّت کا حق دار ہے یا جہنّم کا سزا وار ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾
(پارہ30، سورۃ القارعۃ:6-11)

ترجمہ: تو بہر حال جس کے ترازو بھاری ہوں گے۔ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہو گا۔ اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے۔ تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہو گا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ایک شعلے مارتی آگ ہے۔

عیش و عشرت کے لئے انسان نہیں
یاد رکھ تُو بندہ ہے مہماں نہیں
غفلت و سستی تجھے شایاں نہیں
بندگی کر تُو اگر ناداں نہیں
ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نمبر2: دوسرا کام جو آخرت پر اِیمان کا تقاضا ہے، وہ یہ کہ:

وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا۠ ﴿۱۱۰﴾ (پارہ:15، سورۂ کہف:110)	ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

تفسیر قرطبی میں ہے: مُفَسِّرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت میں شِرک سے مُراد رِیاکاری ہے۔[1] مطلب یہ کہ جو بندہ آخرت پر اِیمان رکھتا ہے وہ نیکیاں تو کرے ہی کرے، عِبَادت تو کرے ہی کرے، نمازیں بھی پڑھے، روزے بھی رکھے، تِلاوت بھی کرے، صدقہ و خیرات بھی کرے، قرآنِ پاک اور سُنَّتِ مصطفےٰ کے سائے میں شریعت کے مُطَابق زِندگی گزارے، اس کے ساتھ ساتھ آخرت پر ایمان کا یہ بھی تقاضا ہے کہ بندہ رِیاکاری سے ہر دَم بچتا رہے اور نیک کام صِرْف و صِرْف اللہ پاک کی رِضا کے لئے کیا کرے۔

اِخلاص عطا کر دو! اور خُلق بھلا کر دو | بُلوا کے شہنشاہِ ابرار مدینے میں

رِیاکاری شرکِ اَصْغر ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیت سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ آخرت میں نجات کے لئے جس طرح نیکیاں کرنا ضروری ہے، اسی طرح اپنی نیکیوں کو ریاکاری کی تباہ کاری سے بچانا بھی ضروری ہے۔ دوسری یہ بات بھی یہاں قابِلِ غور ہے کہ اس آیت میں ریاکاری کے لئے لفظِ **شرک** استعمال کیا گیا ہے، اس میں ریاکاری کی سنگینی کی طرف اشارہ ہے کہ ریاکاری ہے تو گُناہ لیکن یہ وہ گُناہ ہے جو شرک کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

حضرت عُبَادہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز میں صحابیِٔ رسول حضرت شَدَّاد بن

---

1 ...تفسیرِ قرطبی، پارہ:16، سورۂ کہف، زیرِ آیت:110، جلد:5، صفحہ:305۔

اَوس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خِدمت میں حاضِر ہوا، آپ مصلے پر تشریف فرما تھے اور روتے جا رہے تھے، میں نے عرض کیا: عالی جاہ...! کس چیز نے آپ کو رُلا دیا؟ حضرت شَدّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ایک حدیثِ پاک نے جو میں نے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنی تھی۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وہ حدیثِ پاک بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک روز میں نے اُمَّت کے غمخوار، مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ پُرنُور پر پریشانی کے آثار دیکھے تو عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان!! یہ پریشانی کے آثار کیا ہیں؟

(اَللّٰہُ اَکْبَر!) اُمّت سے محبت فرمانے والے آقا، فِکرِ اُمَّت میں غمگین رہنے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک مُعاملہ ہے جس کا مجھے اپنی اُمَّت کے متعلق خوف ہے۔ حضرت شَدّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یار سولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیا مُعَاملہ ہے؟ فرمایا: شِرک اور خُفیہ خواہش۔ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کی اُمَّت شرک میں مبتلا ہو جائے گی؟ اس پر فرمایا: اے شَدّاد! میری اُمَّت سورج، چاند اور پتھروں کی پُوجا نہیں کرے گی مگر میری اُمَّت اپنے اَعْمال میں دِکھلاوا کرنے لگے گی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا رِیاکاری شِرک ہے؟ فرمایا: ہاں (ریاکاری شرک ہے)۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خفیہ خواہش کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ میرا کوئی اُمَّتی روزہ رکھے مگر کسی دُنیوی خواہش کی وجہ سے روزہ توڑ دے۔[1]

---

1 ...مستدرک، کتاب: الرقاق، جلد: 5، صفحہ: 470، حدیث: 8010۔

ایک حدیثِ پاک میں ہے: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ شرکِ اَصْغَر کا خوف ہے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! شرکِ اَصْغَر کیا ہے؟ فرمایا: ریاکاری۔ پھر فرمایا: روزِ قیامت جب لوگوں کو اُن کے اَعْمال کا بدلہ دیا جائے گا تو رِیاکاروں کو کہا جائے گا: انہی کے پاس جاؤ جنہیں دُنیا میں اپنے اَعْمال دکھاتے تھے۔[1]

ریاکاری دَجّال کے فتنے سے زیادہ خطرناک ہے

حضرت ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز ہم بیٹھے دجّال کے فتنے سے متعلق باتیں کر رہے تھے، اتنے میں خوش اَخلاق نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں دجّال سے متعلق باتیں کرتے سُنا تو فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کے متعلق نہ بتاؤں جس کا مجھے تمہارے متعلق دجّال سے بھی زیادہ خوف ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیوں نہیں (ضرور ارشاد فرمایئے!)، اس پر آقائے دوجہان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شرکِ خَفی (یعنی ریا کاری، دَجّال کے فتنے سے زیادہ خطرناک ہے)۔[2]

دَجّال کون ہے؟ اس کے فتنے کی وضاحت

اے عاشقانِ رسول! دَجّال بڑا کافِر ہے، قیامت کے قریب نکلے گا، اَعْوَر (کانا یعنی ایک آنکھ والا) ہو گا، اس کی پیشانی پر **کافِر** لکھا ہو گا، دَجّال کا فتنہ بہت شدید ہو گا، یہ خُدائی کا دعویٰ کرے گا، مردے زِندہ کرے گا، زمین سے سبزہ اُگائے گا، اس کے ساتھ ایک باغ

1 ...مسند احمد، جلد:9، صفحہ:591، حدیث:24273۔

2 ...ابن ماجہ، کتاب:الزہد، باب:الریاء والسمعۃ، صفحہ:682، حدیث:4204۔

اور ایک آگ ہو گی، جن کا نام جنّت اور دوزخ رکھے گا مگر وہ جو نظر آنے میں باغ معلوم ہو گا، وہ حقیقت میں آگ ہو گی اور جو آگ دکھائی دے گی، وہ حقیقت میں باغ ہو گا، یہ 40 دِن میں حَرَمَیْن شَرِیْفَین کے سِوا پُوری دُنیا گھومے گا، جہاں جائے گا، باغ اور آگ اس کے ساتھ ہوں گے، جو اسے خُدا مانے گا، اسے باغ میں داخِل کرے گا اور جو اس کا انکار کرے گا اسے آگ میں ڈالے گا، یہ سب جادُو کا کرشمہ ہو گا، آخر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام آسمان سے نُزُول فرمائیں (یعنی اُتریں) گے اور اس کافِر دَجّال کو قتل کریں گے۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! دَجّال کا فتنہ کتنا بڑا فتنہ ہو گا، جب یہ جادُو سے مردے زِندہ کر رہا ہو گا، زمین سے سبزہ اُگا رہا ہو گا، اس وقت اپنا ایمان بچانا کتنا مشکل ہو گا، اب ذرا غور فرمایئے! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مجھے تمہارے متعلق دَجّال سے زیادہ ریاکاری کا خوف ہے۔** اَللّٰہُ اَکْبَر! اندازہ لگایئے! ریاکاری کس قدر خطرناک مرض ہے۔

مٹا دے ساری خطائیں، مری مٹا یارَبّ
بنا دے نیک، بنا نیک دے بنا یارَبّ!

بنا دے مجھ کو اِلٰہی! خلوص کا پیکر
قریب آئے نہ میرے کبھی ریا یارَبّ!

رہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے
ترے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یارَبّ! [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکاری کسے کہتے ہیں...؟

ہر وہ کام (جو شرعاً دُرُست ہو اور) اللہ پاک کی رِضا کے لئے کیا جائے، اسے **عِبَادت** کہتے

---

1 ...بہارِ شریعت، حصّہ:1، جلد:1، صفحہ:120 تا 122 خلاصۃً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:78۔

ہیں۔ اگر کوئی بندہ یہی نیک کام اللہ پاک کی رِضا کے عِلاوہ کسی اَور ارادے سے کرے تو یہ **رِیاکاری** ہے۔[1] مثلاً نماز پڑھنا عِبَادت ہے، اگر کوئی نماز پڑھتا ہے مگر اللہ پاک کی رِضا کے لئے نہیں پڑھتا، لوگوں کو دِکھانے کے لئے پڑھتا ہے، ایسا شخص ریاکار کہلائے گا۔

نیکی کا اِظْہار بھی رِیاکاری میں شامِل ہے

رِیاکاری کی دو بنیادی صُورتیں ہیں: (1): ایک صُورت تو یہ ہے کہ بندہ دِکھاوے ہی کے لئے نیک کام کرے مثلاً ❁ وہ نماز پڑھتا ہے تاکہ اسے نمازی کہا جائے ❁ روزہ رکھتا ہے تاکہ روزہ دار کہلائے ❁ صدقہ وخیرات کرتا ہے تاکہ سخی کہلائے، یعنی بندہ نیکی کرنے سے پہلے یا نیکی کرنے کے دوران ہی ریاکاری کا شِکار ہو، یہ ریاکاری کی پہلی صُورت ہے۔ (2): اسی طرح ریاکاری کی ایک دوسری صُورت بھی ہے، وہ یہ کہ بندہ نیکی کا کام دِکھاوے کے لئے نہ کرے بلکہ اِخلاص کے ساتھ، خالِص اللہ پاک کی رِضا کے لئے نیکی کرے لیکن نیکی کر لینے کے بعد، زندگی میں کسی وقت کسی بھی دُنیوی مقصد کے لئے مثلاً اپنی واہ واہ کے لئے، عِزّت و مرتبے کے لئے، اپنے اُس اِخلاص والے عَمَل کا اِظْہار کر دے تو یُوں **اپنی اِخلاص والی نیکیوں کا اِظْہار کر دینا بھی رِیاکاری ہی میں شامِل ہے۔** حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح عَمَل کو ظاہِر کر دینے سے عَمَل برباد ہو جاتا ہے۔[2]

نیکی کا اِظْہار عَمَل کو برباد کر دیتا ہے

حضرت ابودرداء رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی

---

1 ...ریاکاری، صفحہ: 7۔
2 ...احیاءُ العلوم، جلد: 3، صفحہ: 908۔

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک نیکی کی حِفَاظت کرنا نیکی کرنے سے زیادہ مشکل ہے، بے شک آدمی نیکی کرتا ہے تو اس کے لئے تنہائی میں کی گئی ایک نیکی اور ساتھ میں 70 گُنا اِضَافہ لکھ دیا جاتا ہے، پھر شیطان اُس کے ساتھ لگا رہتا ہے، یہاں تک کہ بندہ لوگوں کے سامنے اپنی نیکی کا اِظْہار کر دیتا ہے، چنانچہ 70 گُنا اِضَافہ (جو اس کے اَعْمَال نامے میں لکھا گیا تھا وہ) مٹا دیا جاتا ہے، پھر شیطان اس بندے کے ساتھ لگا رہتا ہے، یہاں تک کہ بندہ دوسری مرتبہ اپنی نیکی کا اِظْہار کر دیتا ہے، بندے کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی نیکی کا ذِکْر کیا جائے، نیک کام پر اس کی تعریف کی جائے پس اس کا یہ عَمَل مٹا دیا جاتا ہے اور اس کی جگہ ریاکاری کا گُناہ لکھ دیا جاتا ہے، بندے کو چاہئے کہ اللہ پاک سے ڈرے، اپنے دِین کی حِفَاظت کرے۔ بے شک ریاکاری شِرْک ہے۔[1]

نیکیوں کے اِظْہار کی 2 جائِز صُورتیں

اللہ! اللہ! اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! خوامخواہ اپنی نیکیوں کا اِظْہار کر کے ریاکاری کا شِکار ہو جانے والا کتنے نقصان میں ہے..!! بے شک نیکی کے اِظْہار کی جائِز صُورتیں بھی ہیں مثلاً ❁ تحدیثِ نعمت (یعنی نعمت کا چرچا کرنے کی نیت سے) نیکی کا اِظْہار کیا جا سکتا ہے ❁ اسی طرح کوئی پیشوا ہے اور وہ اپنا عمل اس نیت سے ظاہِر کرتا ہے کہ اس کے ماتحت اَفْراد کو اس سے عمل کی رغبت ملے گی تو نیکی کے اِظْہار کی یہ صُورتیں ریاکاری نہیں ہیں مگر اس طرح بھی نیکی کا اِظْہار کرنے میں خطرہ بہت ہے، ہر ایک کو اپنا عمل ظاہِر کرتے وقت 101 بار اپنے دِل کی کیفیت پر غور کر لینا چاہئے کیونکہ شیطان بڑا مکّار ہے، ہو سکتا ہے کہ

---

1 ...شعب الایمان، باب: فی الاخلاص العمل، جلد: 5، صفحہ: 344، حدیث: 6864۔

اس طرح سے اُبھار کر بھی وہ ریاکاری میں مبتلا کر دے مثلاً دِل میں وَسْوَسہ ڈالے کہ لوگوں سے کہہ دے: میں تو صِرْف تحدیثِ نعمت کے لئے اپنا عمل بتارہا ہوں۔ حالانکہ دِل میں لڈّو پھوٹ رہے ہوں گے کہ اس طرح بتانے سے لوگوں کے دِلوں میں میری عِزَّت بڑھ جائے گی۔ یہ یقیناً ریاکاری ہے اور ساتھ میں تحدیثِ نعمت کا کہنا ریاکاری دَر ریاکاری اور ساتھ ہی جھوٹ کے گُناہ کی تباہ کاری بھی ہے۔[1]

عطا کر دے اِخلاص کی مجھ کو نعمت | نہ نزدیک آئے ریا یااِلٰہی!

2 انتہائی خطرناک دُشمن

اے عاشقانِ رسول! اگر ہم نیکی کا اِظْہار کرنے بیٹھے اور اللہ نہ کرے! اللہ نہ کرے! ریاکاری کا شِکار ہو گئے تو غور کیجئے! کیسے نقصان میں جا پڑیں گے۔ نیکی کرنا کوئی آسان کام تھوڑی ہے؟ ایک نیکی کرنے کے لئے انسان ایک ہی وقت میں دو دُشمنوں سے جنگ کرتا ہے، 1- نفسِ اَمّارہ اور 2- شیطان، یہ دونوں انتہائی خطرناک دُشمن ہیں، یہ ہر وقت نیکیوں سے روکتے رہتے ہیں، انسان ان دونوں کی مخالفت کرکے نیکی کرتا ہے، پھر نیکی کرنے کے لئے محنت ہوتی ہے، وقت لگتا ہے، پیسہ بھی خرچ ہوتا ہے، مثلاً تہجد پڑھنے کے لئے میٹھی نیند کی قربانی دینی پڑتی ہے، سردیوں میں کبھی ٹھنڈے پانی سے وُضو کرنا پڑتا ہے، نماز پڑھنے کے لئے کاروبار چھوڑنا پڑتا ہے، کام کاج چھوڑنے پڑتے ہیں، بعض دفعہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو بچے حسرت بھری نگاہ سے دیکھ رہے ہوتے ہیں مگر والِد اُن کی پروا کئے بغیر مسجد کی طرف بڑھ جاتا ہے، روزہ رکھنے کے لئے دِن بھر بھوک پیاس

---

1 ...فیضانِ رمضان، صفحہ:403۔

برداشت کرنی پڑتی ہے، حج کرنے کے لئے، عمرہ کرنے کے لئے لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں، سَفَر کی مشقت اُٹھانی پڑتی ہے، پھر یہ نیکیاں اِخلاص کے ساتھ کی جائیں تو ان کی جزاء کیا ہے؟ جنّت، جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں، اللہ پاک کا دیدار، جس سے بڑھ کر کوئی نعمت ہی نہیں ہے۔ نیکی اتنی قیمتی ہوتی ہے، اب اگر بندہ تھوڑی دیر کی عارضی لذّت کے لئے، اپنی تعریف کے لئے، محض واہ واہ کے لئے اتنی قیمتی نیکی ضائع کر دے تو سوچئے وہ کتنے نقصان میں ہے؟ مگر افسوس! لوگ خیال نہیں کرتے، یقین مانیئے! حالات بہت نازُک ہیں، آج کل نیکی کرنے کا جذبہ کم سے کم ہوتا جا رہا ہے مگر نیکیوں کے اِظْہار کی رغبت بڑھتی ہی جا رہی ہے، نَفْسِ اَمّارہ بہت سرکش ہے، تعریف کا بہت دلدادہ ہے، شیطان انتہائی چالاک ہے، اَوّل تو نیکیاں کرنے ہی نہیں دیتا، اگر قسمت سے کوئی نیکی کا کام کر ہی لیں تو گویا ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ جاتا ہے، جب تک ریاکاری کی نیت سے نیکی کا اِظْہار نہ کروا دے، تب تک پیچھا نہیں چھوڑتا اور ہم ایسے نادان ہیں کہ نفس و شیطان کی باتوں میں آکر محنت سے کی ہوئی نیکیاں برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔

ایک جملے سے دو حج ضائع کر دیئے!

بعض دفعہ لوگ ایک جملہ بول کر سالہا سال کی عِبادت کو ضائع کر دیتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی شخص کے ہاں دعوت پر تشریف لے گئے، میزبان نے خادِم سے کہا: اُن برتنوں میں کھانا لاؤ جو میں دُوسری مرتبہ سفرِ حج میں لایا ہوں۔ حضرت سُفیان ثوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے مسکین! تُو نے ایک جملے میں اپنے دو حج ضائع کر دیئے۔ (1)

نفسِ بدکار نے دِل پر یہ قیامت توڑی | عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

1...فضائلِ دُعا، صفحہ: 281۔

رِیاکار کی ایک عبرتناک مثال

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! کیسی نقصان کی بات ہے کہ ایک شخص جس نے محنت کی، مشقت اُٹھائی، نیک اَعمال کئے مگر اَفسوس! شیطان کی باتوں میں آکر، رِیاکاری کی نیت سے اپنی نیکیوں کا اِظہار کر کے نیک اَعمال ضائع کر بیٹھا۔ آہ! ریاکاری کی نیت سے نیکیوں کا اِظہار کرنے والے کا محض عَمَل بے کار کر دیا جاتا، تب بھی صِرف اتنا ہوتا کہ گویا اس نے نیکی کی ہی نہیں لیکن بات ایسی نہیں ہے بلکہ رِیاکار تو وہ خطاکار ہے، جو کرتا نیکی ہے مگر ریاکاری کے سبب گنہگار لکھ دیا جاتا ہے۔ دِکھاوے کے لئے نیکی کرنا ریاکاری کی نیت سے نیکی کا اظہار کر دینا کس قدر خطرناک ہے، یہ سمجھانے کے لئے قرآنِ کریم نے ایک عبرتناک مثال بیان فرمائی ہے، چنانچہ پارہ:3، سورۂ بقرہ، آیت:266 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَیَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ لَهٗ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِۙ وَ اَصَابَهُ الْكِبَرُ وَ لَهٗ ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَاۤ اِعْصَارٌ فِیْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ۠(۲۶۶)

(پارہ:3، سورۃ البقرۃ:266)

ترجمہ: کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اس کے پاس کھجور اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے ندیاں بہتی ہوں، اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں اور اسے بڑھاپا آجائے اور حال یہ ہو کہ اس کے کمزور وناتوان بچے ہوں پھر اس پر ایک بگولا آئے جس میں آگ ہو تو سارا باغ جل جائے۔ اللہ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور وفکر کرو۔

یہ ایک مِثال ہے[1] ہم میں سے ہر ایک اس مثال کو سامنے رکھ کر، ذرا آنکھیں بند

[1] ... تفسیر نعیمی، پارہ:3، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:266، جلد:3، صفحہ:109۔

کر کے اپنے آپ کے متعلق تَصَوُّر باندھے، مثلاً ہم تَصَوُّر کریں کہ ہم بُوڑھے ہو چکے ہیں، اب بازوؤں میں پہلے جیسی طاقت نہیں رہی، اب زیادہ محنت والا کام نہیں کیا جاتا، اس حالت میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں، وہ کما نہیں سکتے، محنت مزدوری نہیں کر سکتے، اُن بچوں کی پرورش کا واحِد سہارا ہم ہی ہیں، ہماری ایک دُکان ہے، اُسی سے آمدن ہوتی ہے، سارے اخراجات اسی سے چلتے ہیں، کمائی کا اَور کوئی ذریعہ نہیں ہے، سیل مین (**Sale Man**) آتا ہے اور مال دے جاتا ہے، ہم آرام سے بیٹھے مال فروخت کر دیتے ہیں، نظامِ زِندگی چل رہا ہے، اچانک ایک رات اُس دکان میں آگ لگتی ہے، سارا سامان جل کر راکھ ہو جاتا ہے، آہ! جینے کا ایک ہی سہارا تھا، وہ بھی نہ رہا۔

اب اس حالت میں کیسا صدمہ پہنچے گا؟ کیسی سخت تکلیف ہو گی؟ رَہ رَہ کر چھوٹے چھوٹے بچوں کا خیال آئے گا، رَہ رَہ کر تکلیف ہو گی، سینے میں غم کا سمندر اُمنڈ آئے گا، آنسو نکلیں گے، غم کا کیسا پہاڑ ٹوٹ جائے گا؟ اب اسی تَصَوُّر کو ذرا آخرت کی طرف موڑ دیجئے! ہم نے دُنیا میں کئی سال گزارے، ساری زِندگی نمازیں پڑھتے رہے، روزے رکھتے رہے، صدقہ و خیرات کرتے رہے، اشراق وچاشت اور اَوَّابین کے بھی پابند رہے، تہجد بھی کبھی نہ چھوڑی، نفل حج بھی کئے، عمرے بھی کئے، نیکیوں پر نیکیاں کرتے چلے گئے، اپنے طور پر ہم بہت نیک تھے، اَعْمَال نامہ نیکیوں سے بھرا ہوا سمجھ رہے تھے، اچانک موت کا فرشتہ آیا، رُوح قبض کر لی گئی، کہرام مچ گیا، کتنا نیک آدمی تھا، دُنیا سے چل بسا، ہر آنکھ نَم ہے، آہیں بلند ہو رہی ہیں، آخر ہمیں کفن پہنا دیا گیا، نمازِ جنازہ ادا کر دی گئی، آہ! پھر ہمیں اندھیری قبر میں اُتار کر، تنہا چھوڑ کر لوگ غمگین دِل کے ساتھ، تعریفیں کرتے ہوئے، ہماری نیکیوں پر واہ

وا کرتے ہوئے گھروں کو چلے گئے، اب ہم ہیں اور ہمارے اَعْمال۔ اب اس تنہائی میں، وحشت کے عالَم میں، قبر کے اندھیرے میں پتا چلے کہ ہماری وہ ساری نیکیاں تو رِیاکاری کی وجہ سے برباد ہو گئیں...! آہ! وہ لمبی لمبی نمازیں، تہجد، اَوَّابین، اشراق، چاشت، وہ گرمیوں کے روزے، دِن بھر کی بھوک پیاس، لاکھوں خرچ کر کے جو حج کئے تھے، عمرے کئے تھے، اپنے خُون پسینے کی کمائی جو غریبوں میں بانٹ دی تھی، مسجد کی تعمیر میں حِصَّہ ڈالا تھا، دینی مدرسے پر خرچ کیا تھا، زِندگی بھر محنت کر کے، مشقت اُٹھا کر، ایک ایک کر کے نیکیاں جمع کی تھیں، اُمِّید تھی، بھروسا تھا کہ یہ نیکیاں قبر میں کام آئیں گی، عذابِ قبر سے بچائیں گی، سخت اندھیری رات کو روشن فرمائیں گی مگر افسوس! صد کروڑ افسوس...! اب قبر میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ رِیاکاری کا شِکار ہو کر ساری محنت تو برباد کر لی، اب اَعْمَال نامے میں تو کوئی نیکی نہیں ہے، ریاکاریاں ہی ریاکاریاں ہیں، آہ! صد کروڑ آہ! اللہ پاک بچائے...! **پیارے اسلامی بھائیو!** اگر ایسا ہو گیا تو قبر کی اس تنہائی میں، اس وحشت میں ہم پر کیا گزرے گی، کیسا غم کا پہاڑ ٹوٹے گا، کیسی حسرت ہو گی...!!

اُس وقت لوگ زمین کے اُوپر ہماری تعریف کر بھی رہے ہوئے تو کیا فائدہ؟ ہم تو قبر کی تنہائی میں غَم اور شرمندگی کا شِکار ہو رہے ہوں گے، حسرت ہو رہی ہو گی مگر اَفسوس!

اب کیا ہَوَت، جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

کچھ مرے بچنے کی صُورت کیجئے | اب تو جو ہونا تھا مولا ہو گیا[1]

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 35۔

سب سے بڑھ کر نقصان میں کون...؟

اے عاشقانِ رسول! سنجیدگی کے ساتھ غور کیجئے! نیکیوں کا اِظْہار کرنا اور اس ذریعے ریاکاری کا شِکار ہونا کس قدر نقصان دِہ ہے اللہ پاک فرماتا ہے:

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ﭤ ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾

(پارہ:16، سورۂ کہف:103-104)

ترجمہ: تم فرماؤ: کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے زیادہ ناقص عمل والے کون ہیں؟ وہ لوگ جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی حالانکہ وہ یہ گمان کررہے ہیں کہ وہ اچھا کام کررہے ہیں۔

ان آیات میں بتایا گیا کہ وہ شخص جو دُنیا میں محنت کرتا رہا، کوشش کرتا رہا، اُس نے بظاہر اپنا وقت ضائع نہیں کیا اور وہ سمجھ رہا تھا کہ میں بہت اچھے کام کررہا ہوں، میں بہت نیکیاں کمارہا ہوں مگر جب روزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ ساری محنت، ساری کوشش تو ضائع ہوگئی، یہ وہ شخص ہے جو قیامت کے دِن سب سے زیادہ خسارے اور نقصان میں ہوگا۔ علّامہ قُرْطُبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس بندے کے اَعْمَال ضائع ہوجائیں گے یا تو اس لئے کہ یہ بدعقیدہ تھا، کافِر تھا، بدمذہب تھا، **یا پھر اس لئے اَعْمَال ضائع ہوجائیں گے کہ یہ رِیاکاری اور دِکھلاوا کیا کرتا تھا۔**[1]

ریاکار اللہ پاک سے بددیانتی کرنے والا ہے

ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! روزِ قیامت کونسی چیز نجات دِلائے گی؟ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 ...تفسیرِ قرطبی، پارہ:16، سورۂ کہف، زیرِ آیت:103، جلد:5، صفحہ:302۔

نے فرمایا: اللہ پاک کے ساتھ بد دیانتی نہ کرنا۔ اس شخص نے پھر عرض کیا: بندہ اللہ پاک کے ساتھ بد دیانتی کیسے کر سکتا ہے؟ فرمایا: اس طرح کہ تم اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری والا کام غَیْرُ اللہ کو راضی کرنے کے لئے کرو۔ پَس ریاکاری سے بچتے رہو کیونکہ ریاکاری شرکِ (اَصغر) ہے اور قیامت کے دِن ریاکار کو 4 ناموں سے پُکارا جائے گا: (1): اے بدکار! (2): اے دھوکے باز! (3): اے کافِر! (4): اے نقصان اُٹھانے والے! تیرا عَمَل خراب ہوا، تیرا اَجْر برباد ہوا، آج تیرے لئے کوئی حِصَّہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اپنا ثواب اُس کے پاس تلاش کر جس کے لئے عَمَل کیا کرتا تھا۔ [1]

اللہ جانتا ہے کون متقی ہے...!

اے عاشقانِ رسول! ڈر جائیے! نیکیوں کے اِظْہار سے بچئے! صرف اللہ پاک کی رضا کے طلب گار بن جائیے! پارہ: 27، سورۂ نَجم، آیت: 32 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۠(۳۲)

ترجمہ کنزالایمان: تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ، وہ خوب جانتا ہے جو پرہیز گار ہیں۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: یہ آیت اُن لوگوں کے بارے میں نازِل ہوئی جو نیکیاں کرتے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے: ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے حج۔ اس پر اللہ پاک نے فرمایا: اے ایمان والو! تم فخریہ طور پر اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو، اللہ پاک اُن بندوں کو خوب جانتا ہے جو پرہیز گار ہیں اور اسی کا جاننا کافی ہے کیونکہ وہی جزا دینے والا ہے، لہٰذا دُوسرے پر اپنے اعمال کے اِظْہار اور نام و

1...الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد: 1، صفحہ: 75۔

نمود سے کیا فائدہ...؟[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! کیسی زبردست بات ہے، ✿ اللہ جانتا ہے کون نیک ہے ✿ اللہ جانتا ہے کون پرہیز گار ہے ✿ اللہ جانتا ہے کون تہجد پڑھتا ہے ✿ اللہ جانتا ہے کون پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرتا ہے ✿ اللہ جانتا ہے کون اشراق و چاشت کا پابند ہے ✿ اللہ جانتا ہے کون کثرت سے تِلاوت کرتا ہے ✿ اللہ جانتا ہے کون کتنا صدقہ و خیرات کرتا ہے ✿ اللہ جانتا ہے کون مدنی قافلے میں سَفَر کا پابند ہے ✿ اللہ جانتا ہے کون ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کرتا ہے ✿ اللہ جانتا ہے کون اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے **نیک اَعْمال** کا رسالہ پُر کرتا ہے۔ اللہ پاک جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اللہ پاک جو سب کا خالِق ہے، اللہ پاک جس نے نیکیوں کی جزاء دینی ہے، اللہ پاک جو ہمارا بھی مالِک ہے، جنّت کا بھی مالِک ہے، وہ اللہ پاک جب جانتا ہے کہ ہم نے نیکی کی ہے تو اب باقِی کسی کو بتانے کی، کسی کے سامنے اِظْہار کرنے کی حاجت ہی کیا رِہ جاتی ہے...؟ مشہور مفسر قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُاللہِعَلَیْہ نے بڑی پیاری بات لکھی، فرماتے ہیں: لطف تو جب ہے کہ بندہ کہے: میں گنہگار ہوں۔ رَبّ کہے: یہ پرہیز گار ہے جیسے ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ۔[2]

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عاجِزی کرنے والے تھے، آپ خُود کو گنہگار شُمار کرتے تھے، خوفِ خُدا سے رویا کرتے تھے مگر اللہ پاک آپ کی شان میں فرماتا ہے:

وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ	ترجمہ: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیز گار

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:27، سورۂ نجم، زیرِ آیت:32، جلد:9، صفحہ:569۔
2... تفسیر نورالعرفان، پارہ:27، زیرِ آیت:32، صفحہ:634۔

یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ؕ (پارہ:30،سورۃوَالَّیل:17-18)	کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔ جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پرہیز گاری ملے۔

یہ ہے اَصل لُطف کی بات، اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عاجزی کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں گنہگار ہوں، اللہ پاک فرماتا ہے: یہ نیکوں کا سردار ہیں۔

بہر حال! نیکیوں کا اِظہار کر کے، اپنے منہ میاں مٹھو بن کر اپنی نیکیاں داؤ پر لگا دینا، اپنی محنت ضائع کرنے کے اسباب بنانا سخت نقصان کی بات ہے، کسی عقلمند سے پوچھا گیا: بُرا سچ کیا ہے؟ فرمایا: اپنے منہ میاں مٹھو بننا (یعنی اپنی تعریفیں کرنا، اپنی نیکیوں کا اِظہار کرنا)۔

نیکیوں کے اِظہار سے بچنے کے دو طریقے

ہمارے بزرگانِ دین جن کے آج دُنیا میں چرچے ہیں، جن کے نام کی محافِل سجتی ہیں، جن کے مزارات پر لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے، اللہ پاک کے ان نیک لوگوں کے 2 بہت اعلیٰ اَوصاف ہیں، اگر ہم ان اَوصاف کو اپنا لیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نیکیوں کے اِظہار کی آفت سے بچ جائیں گے۔

(1): خُود کو گنہگار سمجھنا

پہلا وَصف یہ کہ ہمارے بزرگانِ دین اگرچہ لمحہ لمحہ نیکیوں میں گزارتے تھے، ساری ساری رات عبادت کیا کرتے تھے، روزانہ سینکڑوں نوافِل پڑھا کرتے تھے، اس کے باوُجود یہ نیک لوگ اپنے آپ کو گنہگار شُمار کیا کرتے تھے۔ ۞ حضرت بَکر بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا معمول مبارک تھا، آپ کسی بوڑھے آدمی کو دیکھتے تو فرماتے: یہ مجھ سے بہتر ہے کہ مجھ سے پہلے اللہ پاک کی عبادت کا شرف رکھتا ہے۔ جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے:

یہ مجھ سے بہتر ہے کہ میرے گُناہ اس سے کہیں زیادہ ہیں۔[1] ❁حضرت محمد واسع رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر گُناہوں سے بدبُو آتی تو میرے پاس کوئی بیٹھ نہ سکتا۔[2] ❁حضرت سری سقطی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ روزانہ آئینے میں اس نیت سے منہ دیکھا کرتے تھے کہ کہیں گُناہوں کی وجہ سے میرا منہ کالا نہ ہو گیا ہو۔[3]

راتیں زاری کر کر روندے	نیند اکھیں دی دھوندے
فجریں اَو گنہار کہاندے	سب تھیں نیوے ہوندے

وضاحت: یعنی یہ ایسے نیک بندے ہیں کہ ان کی راتیں بارگاہِ اِلٰہی میں آنسو بہاتے گزرتی ہیں، جس سے ان کی نیند اُڑ جاتی ہے، اس کے باوُجود صبح ہوتی ہے تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر گنہگار تَصَوُّر کرتے ہیں۔

یہ ہیں اللہ والوں کے مبارک انداز...! ان بزرگوں کی یہ عاجزیاں ہیں، یہ نیک تھے، دِن رات عبادت میں گزارتے تھے، اس کے باوُجُود خود کو گنہگار سمجھتے تھے۔ اگر ہم بھی دِل سے خُود کو گنہگار تسلیم کر لیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! نیکیوں کے اِظْہار کی آفت سے بچ جائیں گے، ظاہِر ہے جو شخص اپنے آپ کو نیک سمجھتا ہی نہیں، پھر نیکی کے اِظْہار کا تو سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت اسماعیل بن نُجَید رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندہ اُس وقت تک بندگی میں کامِل نہیں ہو سکتا، جب تک اپنی تمام نیکیوں کو ریاکاری نہ سمجھے۔[4]

---

1 ...حلیۃ الاولیا، جلد:2، صفحہ:257، حدیث:2143۔
2 ...سُرُور القلوب، صفحہ:213۔
3 ...سرور القلوب، صفحہ:214۔
4 ...تاریخ الاسلام، جلد:8، صفحہ:525۔

یعنی بندہ نیکیاں کرے مگر اُن نیکیوں کو شُمار نہ کرے بلکہ نیکیوں میں جو اِخلاص کی کمی رِہ گئی، اُس کمی کی فِکْر کرے اور اللہ پاک سے مُعَافِی کا طلب گار رہے۔

(2): بَس رِضائے اِلٰہی کا طلب گار رہنا

اللہ پاک کے نیک بندوں کا دُوسرا وَصف جو ہمیں نیکیوں کے اِظْہار کی آفت سے بچا سکتا ہے، وہ یہ کہ ہمارے بزرگانِ دین ہر حال میں اللہ پاک کی رِضا کے طلبگار رہتے تھے، ان کی زِندگیوں کا صِرْف ایک ہی مقصد تھا: کسی طرح اللہ پاک ہم سے راضی ہو جائے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝۸ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۝۹ (پارہ29، سورۂ دَہر: 8-9)	ترجمہ: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں، **ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں** تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔

دیکھئے! یہ اللہ پاک کے نیک بندوں کا وَصْف ہے، یہ یتیموں کو، مسکینوں کو کھانا کھلاتے ہیں، کیوں کھلاتے ہیں؟ **صِرْف اللہ پاک کی رِضا کے لئے** اور **مَاشَآءَ اللّٰہ!** یہ خواہش بھی نہیں رکھتے کہ کوئی انہیں **شکریہ (Thank You)** کہے۔

اللہ پاک ہمیں بھی رضائے الٰہی کا طلب گار بنائے۔ ہماری زندگی کا اصل مقصد ہی اللہ کو راضی کرنا ہے، اگر اللہ پاک راضی ہو جائے تو وارے ہی نیارے ہیں اور اگر اللہ پاک راضی نہ ہو تو یقین مانیئے! ساری دنیا بھی ہماری تعریفیں کر رہی ہو تو کچھ حاصل نہیں۔

تاج و تخت و حکومت مت دے
کثرتِ مال و دولت مت دے

اپنی رِضا کا دیدے مژدہ | یاالله مِری جھولی بھر دے

گناہوں کے اِظہار سے بھی بچئے...!

اے عاشقانِ رسول! جس طرح ریاکاری کی نیت سے نیکیوں کا اِظہار دُرُست نہیں ہے، اسی طرح گُناہوں کا اِظہار کرنا بھی غلط ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ بندہ کہے: میں تو بہت گنہگار ہوں۔ اس طرح کی بات عاجزی میں شُمار ہوتی ہے، یُوں عاجزی والے الفاظ بولتے وقت بھی خُوب غور کرلینا چاہیئے، اگر بالفرض بندہ دِل میں خُود کو نیک سمجھ رہا ہو مگر زبان سے کہے کہ میں گنہگار ہوں تو یقیناً یہ عاجزی نہیں بلکہ جھوٹ ہو گا۔ لہٰذا اِس طرح عاجزی کے الفاظ بولتے وقت بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ متعین گُناہ کا اِظہار کرتے ہیں مثلاً آج میری فجر قضا ہوگئی تھی، بعض نادان فخر سے کہہ رہے ہوتے ہیں: (مثلاً) میں نے فُلاں کو اتنے ہزار کا چُونا لگا دیا (یعنی دھوکا دے دیا)۔ غرض؛ مختلف انداز سے لوگ اپنے گناہوں کا اِظہار کررہے ہوتے ہیں۔ یُوں کسی شرعی ضرورت کے بغیر گُناہوں کا اظہار کرنا بھی درست نہیں ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے: اِظْهَارُ الْمَعْصِيَةِ مَعْصِيَةٌ گُناہ کا اِظہار بھی گُناہ ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

اے عاشقانِ رسول! نیکیوں کا جذبہ پانے، نیکیاں چھپانے اور فکرِ آخرت بڑھانے کا ذہن بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا

---

1 ...فتاوی شامی، کتاب: الصلاۃ، جلد: 2، صفحہ: 650۔

ذہن بنے گا۔ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں ایک دینی کام ہے: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ۔
الحمد للہ! امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کی رات کو نمازِ عِشَاء کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (Live) مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، جس میں ہر ہفتے بے شُمار عاشقانِ رسول عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) حاضر ہو کر عِلْمِ دِین کی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ ہزاروں عاشقانِ رسول اپنے شہروں / علاقوں میں **اجتماعی طور پر مدنی مذاکرہ** دیکھنے کا اِہتمام کرتے ہیں اور **مدنی چینل، سوشل میڈیا** (مثلاً یوٹیوب، فیس بُک وغیرہ) کے ذریعے تو نہ جانے دُنیا میں کہاں کہاں مدنی مذاکرہ دیکھا جارہا ہوتا ہے، ان مدنی مذاکروں میں شرکت کرنے والے عاشقانِ رسول کو کیسی کیسی برکتیں حاصل ہوتی ہیں، آیئے! ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

ماڈرن نوجوان کی توبہ

منڈی بہاءُ الدّین (پنجاب، پاکستان) ایک اسلامی کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں فیشن کا بہت دِلدادہ تھا، یادِ اِلٰہی سے غافِل، دُنیا کی رنگینوں میں مَصرُوف زِندگی کے قیمتی لمحات برباد کر رہا تھا، رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں مجھ پر کرم ہو گیا اور مجھے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام **اجتماعی سُنّت اعتکاف** کی سعادت نصیب ہوئی، یہاں پُرسوز بیانات، سحر و افطار کے روحانی مناظر بہت اچھے لگے، مزید سعادت یہ بھی ملی کہ مجھے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **مدنی مذاکروں** میں شرکت کا موقع حاصل ہوا، یُوں میرا دِل گناہوں کی میل سے صاف ہونے لگا، گُناہوں بھری زندگی میں عشق رسول کی روشنی پھیل گئی، میں نے گناہوں سے توبہ کی اور امیر

اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت کر کے عطاری بن گیا۔ الحمد للہ! اسی اعتکاف کی برکت سے میرے چہرے پر داڑھی شریف بھی سج گئی اور سر پر عمامے کا تاج بھی آ گیا۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو | اندھیرا ہی اندھیر تھا، اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں۔ ایک روز تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا: میرے نائِب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔ عَرض کیا گیا: حُضُور! آپ کے نائِب کون ہیں؟ فرمایا: میری سُنّت سے مَحبَّت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

ولیمہ کرنا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1): ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے ہی ہو[2] (2): بُرا کھانا اُس ولیمے کا ہے جس میں مالدار بُلائے جائیں اور غریب چھوڑ دیئے جائیں۔[3]

اے عاشقانِ رسول! ولیمہ کرنا **سُنّتِ مصطفےٰ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے ❀ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ولیمہ کیا کرتے تھے ❀ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے نِکاح کے وقت پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ولیمے میں حَرِیْسہ

---

(1) ...جامع بیانِ عِلْم، بَاب: عِلْم کے فضائل، جلد: 1 صفحہ: 201، حدیث: 220۔
(2) ...بخاری، کتاب: النکاح، باب: الولیمۃ ولو بشاۃ، صفحہ: 1329، حدیث: 5167۔
(3) ...بخاری، کتاب: النکاح، باب: من ترک الدعوۃ، صفحہ: 1331، حدیث: 5177۔

کھلایا۔[1] **حَرِیسہ کی وضاحت:** کھجور، مکھن، چھوہارے اور گھی ملا کر بنائے گئے کھانے کو حَرِیسہ کہا جاتا ہے، اس کی بہت سی اقسام ہیں اور مختلف طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔

❀ اسی طرح اُمُّ المُؤمِنِین حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے نکاح کے وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ولیمے میں پُوری ایک بکری ذبح فرمائی، یہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے کئے گئے ولیموں میں سے بڑا ولیمہ تھا۔[2]

دعوتِ ولیمہ سے متعلق مدنی پھول: ❀ ولیمہ مرد کی حیثیت کے مطابق ہے، مثلاً غریب ہے تو اپنی حیثیت کے مطابق دعوت کا اہتمام کرے، امیر اپنی حیثیت کے مطابق[3] ❀ ولیمہ شبِ عروسی کے بعد کرنا سُنّت ہے، بعض لوگ نکاح سے پہلے ہی ولیمہ کر دیتے ہیں، اس طرح کرنے سے سُنّت ادا نہ ہوگی۔ ❀ دعوتِ ولیمہ قبول کرنا سنت ہے، البتہ جس ولیمے یا دعوت کے بارے میں معلوم ہے کہ وہاں خرافات (مثلاً ناچ گانا ہوگا، یا عورتیں اور مرد اکٹھے ہوں گے) تو وہاں نہ جائے۔[4]

اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... بخاری، کتاب: النکاح، باب: الولیمۃ ولو بشاۃ، صفحہ: 1330، حدیث: 5169۔
2 ... بخاری، کتاب: النکاح، باب: الولیمۃ ولو بشاۃ، صفحہ: 1330، حدیث: 5168۔
3 ... فتح الباری، کتاب: النکاح، باب: الولیمۃ ولو بشاۃ، جلد: 9، صفحہ: 293، تحت الحدیث: 5167۔
4 ... بہارِ شریعت، جلد: 3، صفحہ: 392، حصہ: 16 خلاصۃً۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

2 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

عَلّامہ اَحمد صاوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
4 ...التَّرغیب والتَّرہیب، کِتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَاَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[2]

1 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
2 ...تاریخ اِبنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔